احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

سوموار 21 جولائی 2014ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

# الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

سوموار 21 جولائی 2014ء 22 رمضان 1435 ہجری 21 وفا 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 166

## ایام بیض کے روزے

حضرت ابن عباسؓ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایام بیض یعنی ہر چاند کی 13-14-15 تاریخ کو باقاعدگی سے روزے رکھتے تھے۔

(نسائی کتاب الصیام باب صوم النبیؐ حدیث نمبر 2305)

آپؐ صحابہؓ کو بھی ان ایام کے روزوں کی ترغیب دلاتے اور فرماتے ھی صوم الشھر یہ مہینہ بھر کے روزوں کا ثواب رکھتے ہیں۔

(نسائی کتاب الصیام باب کیف یصوم ثلاثۃ ایام من کل شھر حدیث نمبر 2388)

# ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 24/اکتوبر 2003ء میں فرماتے ہیں۔

حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں۔ جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان کی حالت میں رکھے اور اپنا محاسبہ نفس کرتے ہوئے رکھے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دئے جائیں گے اور اگر تمہیں معلوم ہوتا کہ رمضان کی کیا کیا فضیلتیں ہیں تو تم ضرور اس بات کے خواہشمند ہوتے کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔ تو یہاں دو شرطیں بیان کی گئی ہیں۔ پہلی یہ کہ ایمان کی حالت اور دوسری ہے محاسبہ نفس۔ اب روزوں میں ہر شخص کو اپنے نفس کا بھی محاسبہ کرتے رہنا چاہئے۔ دیکھتے رہنا چاہئے کہ یہ رمضان کا مہینہ ہے اس میں میں جائزہ لوں کہ میرے میں کیا کیا برائیاں ہیں، ان کا جائزہ لوں۔ ان میں سے کون کون سی برائیاں ہیں جو میں آسانی سے چھوڑ سکتا ہوں ان کو چھوڑوں۔ کون کون سی نیکیاں ہیں جو میں نہیں کر سکتا یا میں نہیں کر رہا۔ اور کون کون سی نیکیاں ہیں جو میں اختیار کرنے کی کوشش کروں۔ تو اگر ہر شخص ایک دو نیکیاں اختیار کرنے کی کوشش کرے اور ایک دو برائیاں چھوڑنے کی کوشش کرے اور اس پر پھر قائم رہے تو سمجھیں کہ آپ نے رمضان کی برکات سے ایک بہت بڑی برکت سے فائدہ اٹھالیا۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تمہارا یہ مہینہ تمہارے لئے سایہ فگن ہوا ہے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلفی ارشاد ہے کہ مومنوں کے لئے اس سے بہتر مہینہ کوئی نہیں گزرا اور منافقوں کے لئے اس سے برا مہینہ کوئی نہیں گزرا۔ اس مہینے میں داخل کرنے سے قبل ہی اللہ عزوجل مومن کا اجر اور نوافل لکھ دیتا ہے جبکہ منافق (کے گناہوں) کا بوجھ اور بدبختی لکھ لیتا ہے۔ اس طرح کہ مومن مالی قربانیوں کے لئے اپنی طاقت تیار کرتا ہے اور منافق غافل لوگوں کی اتباع اور ان کے عیوب کی پیروی میں قوت بڑھاتا ہے۔ پس درحقیقت یہ حالت مومنوں کے لئے غنیمت اور فاجر کے لئے (اس کے مطابق) سازگار ہوتی ہے۔ (مسند احمد)

اب مالی قربانیوں میں بھی صدقہ وخیرات وغیرہ بہت زیادہ دینے چاہئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں آتا ہے کہ ان دنوں آپ کا ہاتھ بہت کھلا ہو جاتا تھا۔

(روزنامہ الفضل 26/اکتوبر 2004ء)

## جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند متوجہ ہوں

جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ کیلئے درخواستیں وصول کی جارہی ہیں۔ اور امیدواران کو ہدایات اور ان کی درخواست کا حوالہ نمبر بھجوایا جارہا ہے۔ نتیجہ کا اعلان ہوتے ہی رزلٹ کارڈ وغیرہ کی نقل درخواست فارم کے حوالہ نمبر کے ساتھ بھجوائیں اگر آپ نے تاحال داخلہ فارم نہیں بھجوایا تو وہ جلد از جلد رزلٹ کارڈ کی نقل کے ساتھ بھجوائیں۔ تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو کی اطلاع بعد میں کردی جائے گی۔ اس کی تیاری کیلئے درج ذیل امور کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

1۔ پنجگانہ نماز باجماعت
2۔ روزانہ تلاوت قرآن کریم درست تلفظ کے ساتھ
3۔ مطالعہ احادیث خصوصاً چہل احادیث، چالیس جواہر پارے
4۔ مطالعہ سیرت حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
5۔ مطالعہ کتب وملفوظات حضرت مسیح موعود
6۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ Live اور ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے حضور انور کے دیگر پروگرام سننا۔
7۔ حضرت مسیح موعود کے خاندان اور خلفاء سلسلہ کے متعلق واقفیت
8۔ بنیادی جماعتی تاریخ سے واقفیت، مجلس خدام الاحمدیہ کی شائع کردہ کتب ''دینی معلومات'' اور ''معلومات'' کا پوری توجہ سے مطالعہ
9۔ مطالعہ روزنامہ الفضل خصوصاً پہلا صفحہ
10۔ ماہنامہ خالد اور تشحیذ الاذہان کا مطالعہ
11۔ ابتدائی عربی زبان سیکھنا، اردو سیکھنا اور اردو بول چال کی مشق کرنا، انگریزی زبان کو بہتر بنانا، کتب یا اخبارات میں سے کوئی حصہ بلند آواز سے پڑھنے کی مشق کرنا۔
12۔ اپنے وقف اور جامعہ میں داخلہ کیلئے روزانہ دعا کرنا۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

# حضرت مصلح موعود کی مجلس عرفان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں ایک شخص نے حسب ذیل سوال لکھا:

قرآن کریم میں جو گزشتہ واقعات انبیاء علیہ السلام اور قوموں کے درج ہیں ۔ وہ تمام کے تمام عرب کے علاقہ اوراس کے گردونواح کے علاقوں میں گزرے ہیں ۔اوراکثر واقعات کا بائبل میں بھی ذکر ہے۔اس لئے یہ ممکن ہے کہ ان واقعات سے رسول کریم ﷺ نے گزشتہ کتابوں سے یاروایات سے علم حاصل کیا ہو۔اور آپ نے وہی واقعات قرآن کریم میں درج کر دیئے ہوں۔

اس سوال کے مختلف پہلوؤں پر حضور نے جو ارشاد فرمایا۔وہ درج ذیل ہے۔

## قرآن کریم اور قصص انبیاء

اس سوال کے حصہ اول کا جواب یہ ہے۔کہ قرآن کریم میں جو واقعات درج ہیں۔وہ بعض جگہ بائبل سے مختلف ہیں۔اور بعض جگہ روایات سے اور بعض جگہ دونوں سے۔ایسی حالت میں یہ کہنا کہ رسول کریم ﷺ نے کتب گزشتہ سے یاروایات سے علم حاصل کر کے ان واقعات کو درج کر دیا ہوگا۔ درست نہیں۔ اگر وہ واقعات جو قرآن کریم میں درج ہیں۔اپنے اندر کوئی ایسی کمزوری رکھتے کہ تاریخ یا علم النفسیات کو مدنظر رکھتے ہوئے قابل قبول نہ ہوتے تب تو کہا جاسکتا تھا کہ شاید یہ واقعات بعض ایسی روایات سے لئے گئے ہوں۔ جو نہایت کمزور ہوں اور اس وقت تک محفوظ نہ رہ سکے ہوں۔لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ نئی تحقیقات سے بائبل اور دوسری روایات جہاں بھی پرانی روایات سے مختلف ہیں ۔وہاں وہ مجروح اور غیر معتبر قرار دی جارہی ہیں۔مثلاً حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق جو واقعات بائبل میں یہودی روایات سے درج ہیں۔ ان کے بالکل خلاف واقعات قرآن کریم میں درج ہیں اور Higher Criticism (نئی علمی تحقیق) کے ماتحت جو جرح بائبل اور روایات یہود کے بتائے ہوئے قصہ پر کی گئی ہے اس کو جدید محققین غلط قرار دینے پر مجبور ہوئے ہیں اور ایک انسائیکلو پیڈیا میں ایک عیسائی محقق یہ بات لکھنے پر مجبور ہوا ہے کہ قرآن کریم کا بتایا ہوا واقعہ زیادہ صحیح اور مطابق عقل ہے۔

اسی طرح اور بہت سے واقعات ہیں۔جن کا ثبوت بائبل سے نہیں ملتا لیکن قرآن کریم میں ان کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔مثلاً قرآن کریم میں فرعون موسیٰ کے متعلق بتلایا گیا تھا کہ اس کی لاش ہمیشہ کے لئے محفوظ رکھی جائے گی۔بائبل اس بات کی طرف اشارہ نہیں کرتی۔ آج علم الآثار کی ترقی کی وجہ سے فرعون موسیٰ کی لاش دریافت ہو کر قاہرہ کے عجائب گھر میں موجود ہے۔اور بھی بہت سے واقعات ہیں جن میں قرآن کریم بائبل اور عام روایات کے مخالف ہے یا ان سے کوئی زائد بات بتلاتا ہے۔اورنئی تحقیق قرآن کریم کی تصدیق اور پہلی روایات کی تردید کرتی ہے۔باوجود اس کے یہ کہنا کہ قرآن کریم نے بائبل سے یا روایات قدیمہ سے یہ واقعات نقل کر دیئے ہوں گے۔درست نہیں۔

## قرآن کریم میں دیگر مذاہب کی تعلیمیں

سوال کا دوسرا حصہ یہ ہے۔جبکہ قرآن کریم کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم نے کوئی قوم ایسی نہیں چھوڑی جس میں نبی نہ بھیجا ہو۔تو کیا وجہ ہے قرآن کریم میں صرف وہی واقعات درج ہیں۔جن کا عرب کا باشندہ آسانی سے علم حاصل کر سکتا تھا۔اگر قرآن کریم خدا تعالیٰ کی کتاب ہوتی۔تو چونکہ خدا تعالیٰ کو تمام دنیا کے حالات معلوم ہیں اس میں ضرور دوسرے نبیوں اور قوموں کا بھی ذکر ہوتا اور جب ان واقعات کو وہ قومیں قرآن کریم کے اندر پڑھتیں۔تو انہیں یقین ہو جاتا کہ یہ واقعی خدا کی کتاب ہے۔**اس کا جواب یہ ہے** کہ قرآن کریم نہ تو تاریخ بیان کرنے کے لئے آیا ہے اور نہ تاریخ بیان کرنے سے کسی کتاب کی صداقت کا ثبوت ملتا ہے۔یہ ایک ظاہر بات ہے کہ مختلف انبیاء کے ناموں کی نسبت ان مذاہب کی تفصیلی تعلیم کا علم حاصل کرنا زیادہ مشکل ہے۔مگر قرآن کریم نے مختلف مذاہب کی تعلیموں کو لیا ہے۔ جو ان میں سے سچی باتیں تھیں۔ان کو لے لیا اور جو بری باتیں تھیں۔ان کا رد کیا ہے۔بعض عیسائی مصنفین نے دنیا جہان کی کتابیں چھان کر اور آثار قدیمہ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ قرآن کریم میں پچھلے انبیاء کی تعلیموں کو نقل کر دیا گیا ہے۔اب اگر ان تعلیموں کے ذکر کی وجہ سے جو آج صرف آثار قدیمہ کے دریافت ہونے کی وجہ سے معلوم ہوئی ہیں۔قرآن کریم کو دوسری کتب کا چور قرار دیا گیا ہے۔تو اگر دیگر ممالک کے انبیاء کا نام اس میں درج ہوتا۔تو اس سے ایسے لوگوں نے کیا فائدہ اُٹھانا تھا۔اگر فضیلت تعلیم کی موجودگی کی وجہ سے جو نہایت ہی مخفی شے ہے۔اُسے لوگوں نے خدائی صفت کے خلاف سمجھا۔تو بعض شخصوں کے نام لکھنے کی وجہ سے اسے خدائی کتاب کیوں کر قرار دیا جا سکتا تھا۔ حقیقتاً کسی کتاب میں خواہ وہ دنیا کے تاریک ترین گوشہ میں بیٹھ کر کیوں نہ لکھی جائے۔دنیا کے مشہور آدمیوں کے نام موجود ہونے کی وجہ سے اس کو خدا کی کتاب قرار نہیں دیا جا سکتا۔کیونکہ مشہور آدمیوں کے نام مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔پس دنیا کے تمام انبیاء کے نام بھی اگر قرآن کریم میں موجود ہوتے تو اس کے خدائی کتاب ہونے کا ثبوت نہ تھا۔خدائی کتاب کے ہونے کا ثبوت اس کی زندہ تعلیم ۔فطرت انسانی کی باریک جلوہ نمائیوں کا اظہار قانون قدرت کا صحیح نقشہ،معجزانہ طاقتیں،انباء الغیب،اخلاقی اور روحانی ترقی کے سہل ترین اور غیر متبدل قوانین کا پایا جانا اس کی سچائی کا ثبوت ہیں۔یہ چیزیں ایسے کامل طور پر قرآن کریم میں موجود ہیں۔کہ باوجود اس کے کہ قرآن کریم اب بھی دنیا کے سامنے موجود ہے۔اگر کوئی شخص قرآن کریم کو سامنے رکھ کر اور باقی تمام کتب کو بھی مدنظر رکھ کر ان مضامین پر روشنی ڈالنا چاہے تو وہ کبھی قرآن کریم جیسی کامل اور جامع تعلیم بیان نہیں کر سکتا۔پادریوں کی طرف سے ہمیشہ یہ اعتراض ہوتا رہا ہے کہ قرآن کریم دوسری کتابوں کا نچوڑ ہے۔اور میری طرف سے ہمیشہ یہ جواب دیا جاتا ہے۔کہ جن کتابوں سے قرآن کریم نے تعلیم چرائی ہے۔وہ بھی دنیا میں موجود ہیں ان کے علاوہ اب آثار قدیمہ ایسے دریافت ہوئے ہیں۔ جو قرآن شریف کے زمانے میں دریافت نہیں ہوئے تھے۔پھر ان سب کتابوں کا نچوڑ خود قرآن کریم بھی موجود ہے۔ کوئی پادری یا پادریوں کی جماعت تیار ہو جائے اور ان کتابوں کو جمع کر لے۔جن کتابوں سے قرآن کریم نے تعلیم چرائی اور آثار قدیمہ کی نئی تحقیق کو بھی اپنے سامنے رکھ لے اور قرآن شریف کو بھی استعمال کرے۔پھر ایسی مکمل کتاب بنا کر دکھائے جیسی کہ قرآن شریف ہے۔اگر باوجود علم وفضل کی ترقی کے اور باوجود زمین کے خزانوں کے باہر آ جانے کے اور باوجود پرانی تعلیموں کو اپنے اندر جمع کر لینے والی کتاب سے فائدہ اُٹھانے کے دنیا کی کوئی جماعت قرآن کریم جیسی کتاب ہمارے سامنے پیش نہیں کر سکتی۔تو اس بات کے ماننے میں کیا عذر ہو سکتا ہے کہ قرآن کریم کو نازل کرنے والا خدا تعالیٰ ہے اور انسانی ہاتھ کا اس میں کوئی دخل نہیں۔

## قرآن کریم میں دوسری اقوام کے انبیاء کا ذکر

سوال کا تیسرا حصہ یہ ہے کہ دوسری قوموں کے نبیوں کا قرآن کریم میں کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلے مخاطب قرآن کریم کے عربی زبان کے جاننے والے تھے۔ان لوگوں کی روحانیت کی تکمیل پر دوسرے لوگوں کی روحانیت کی تکمیل کا انحصار تھا۔اس لئے ایسے ہی لوگوں کے ناموں کا قرآن کریم میں لانا ضروری تھا۔جن کی تعلیم سے اور جن کے حالات سے قرآن کریم کے پہلے مخاطب فائدہ اٹھا سکتے تھے اور فائدہ اُٹھا کر دوسروں کے لئے معلم بن سکتے تھے۔اگر قرآن کریم بعض غیر قوموں کے نبیوں کے نام لے بھی دیتا تو پھر بھی یہ اعتراض ہو سکتا تھا کہ ان نبیوں کے نام رسول کریم ﷺ کو معلوم ہو گئے ہوں۔جبکہ بائبل کے بعض نبیوں کے نام قرآن کریم میں درج ہیں۔تو بھی اعتراض ہو سکتا ہے کہ شاید جن نبیوں کے نام مندرج ہیں۔ان کا نام رسول کریم ﷺ کو معلوم ہوگا۔اگر بعض نبیوں کے نام درج بھی ہو جاتے تو وہ فائدہ حاصل نہ ہوتا۔جو معترض صاحب کے ذہن میں ہے۔اس لئے قرآن کریم نے وہ طریق اختیار ہی نہیں کیا۔جو بالکل بے فائدہ اور لغو تھا۔**صرف ان انبیاء کی زندگیوں کو لے لیا ہے جو مختلف اقسام کے نبیوں کی زندگیوں کا نمونہ تھے اور جن انبیاء کے حالات میں تمام انبیاء گزشتہ کے حالات منعکس تھے**۔ان کے واقعات کو پیش کر کے یہ بتا دیا ہے کہ رسول کریم ﷺ اور آپ کے مامور خلفاء کی زندگیوں میں یہی حالات ظاہر ہونے والے ہیں۔اس طرح وہ قوم جو سب سے پہلے مخاطب تھی۔اس علم غیب کے ذریعہ سے اس کے ایمان کو کامل کر دیا۔چونکہ اس طریق کے بغیر اور کوئی طریق دنیا کی اصلاح کے لئے مفید نہیں ہو سکتا تھا۔اس لئے اس طریق کو قرآن کریم نے اختیار کیا۔

(روزنامہ الفضل 19 فروری 1929ء)

## دعاؤں سے گھر کو جنت نظیر بنائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے مرد کے قویٰ کو جسمانی لحاظ سے مضبوط بنایا ہے اس لیے اس کی ذمہ داریاں اور فرائض بھی عورت سے زیادہ ہیں۔اس سے ادائیگی حقوق کی زیادہ توقع کی جاتی ہے۔عبادات میں بھی اس کو عورت کی نسبت زیادہ مواقع مہیا کیے گئے ہیں اور اس لیے اس کو گھر کے سربراہ کی حیثیت بھی حاصل ہے اور اسی وجہ سے اس پر بحیثیت خاوند بھی بعض اہم ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں اور اسی وجہ سے بحیثیت باپ اس پر ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں اور بہت ساری ذمہ داریاں ہیں،چند ایک کا میں یہاں ذکر کروں گا اور ان ذمہ داریوں کو نبھانے کے لیے حکم دیا کہ تم نیکیوں پر قائم ہو، تقویٰ پر قائم ہو،اور اپنے گھر والوں کو،اپنی بیویوں کو، اپنی اولاد کو تقویٰ پر قائم رکھنے کے لیے نمونہ بنو اور اس کے لیے اپنے رب سے مدد مانگو،اس کے آگے روؤ،گڑگڑاؤ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ اے اللہ!ان راستوں پر ہمیشہ چلاتا رہ جو تیری رضا کے راستے ہیں،کبھی ایسا وقت نہ آئے کہ ہم بحیثیت گھر کے سربراہ کے،ایک خاوند کے اور ایک باپ کے، اپنے حقوق ادا نہ کر سکیں اور اس وجہ سے تیری ناراضگی کا موجب بنیں۔تو جب انسان سچے دل سے یہ دعا مانگے اور اپنے عمل سے بھی اس معیار کو حاصل کرنے کی کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ نہ ایسے گھروں کو برباد کرتا ہے،نہ ایسے خاوندوں کی بیویاں ان کے لیے دکھ کا باعث بنتی ہیں اور نہ ان کی اولاد ان کی بدنامی کا موجب بنتی ہے اور اس طرح گھر جنت کا نظارہ پیش کر رہا ہوتا ہے۔“

(خطبہ جمعہ 2 جولائی 2004ء الفضل انٹرنیشنل 21 ستمبر 2004ء)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ   مطبع: ضیاء الاسلام پریس   مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ   قیمت 5 روپے

# 21 تا 23 مارچ 2014ء کو ایم ٹی اے کی قادیان سے خصوصی عربی نشریات اور

# حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا عربی زبان میں Live خطاب

# تاریخ احمدیت کا سنگ میل اور عرب احباب کے محبت بھرے تاثرات

رپورٹ: ابو ہاشم

﴿قسط اول﴾

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ایم ٹی اے پر یوم مسیح موعود کی مناسبت سے ایک پروگرام عربی زبان میں پیش کیا گیا۔ اس پروگرام کا عنوان ''اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَاءِ جَآءَ الْمَسِیْحُ جَآءَ الْمَسِیْحُ'' تھا جو ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے قادیان سٹوڈیوز سے براہ راست بذریعہ web stream 21 تا 23 مارچ 2014ء نشر ہوا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 21/ مارچ 2014ء میں اس پروگرام کا اجمالی طور پر تذکرہ فرمایا تھا چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ کی دعاؤں اور توجہ کے طفیل اس پروگرام کو نشر ہونے سے قبل ہی مقبولیت حاصل ہو گئی۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ عرب دنیا میں اس پروگرام کی تشہیر کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کبابیر کی جانب سے social media پر دیئے جانے والے اعلان کو لاکھوں افراد ملاحظہ (hit) کر چکے تھے۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جن جید علماء نے اس پروگرام میں شرکت کی ان میں سے محترم محمد شریف عودہ صاحب، محترم فلاح الدین عودہ صاحب اور محترم ایمن مالکی صاحب اس پروگرام میں شرکت کے لیے خصوصی طور پر کبابیر سے قادیان پہنچے جبکہ محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب قادیان سے اس پروگرام کے پینل میں شامل ہوئے۔

## نشریات

اس پروگرام کا دورانیہ پہلے دن یعنی 21 مارچ کو ڈیڑھ گھنٹہ تھا جبکہ پروگرام میں وقت کی قلت محسوس ہونے پر باقی دو دن پروگرام کے دورانیہ میں آدھ گھنٹہ اضافہ کر دیا گیا۔

اس پروگرام میں حضرت مسیح موعود کی بابرکت سیرت سے متعلق مختلف امور پر گفتگو کی جاتی رہی جن میں حضرت اقدس مسیح موعود کے زمانہ میں دنیا کی مذہبی اور اقتصادی و سماجی حالت، آپ کی ولادت، بچپن اور نوجوانی کا زمانہ، تعلق باللہ کے واقعات، حضور کی دینی خدمات، علمی کارنامے، نشان نمائی، عربی زبان میں اعجازی نشان، بیعت اولیٰ کے تاریخی واقعات، آپ کی مہمان نوازی اور آپ کی وفات وغیرہ کے موضوعات شامل رہے۔

تینوں دن اس پروگرام کے دوران حضرت مسیح موعود کے عربی قصائد انی صدوق مصلح، یا قلبی اذکر احمدا اور انی من اللہ العزیز الاکبر خوش الحانی کے ساتھ سنائے جاتے رہے اور اس کے ساتھ سکرین پر مقامات مقدسہ کے مناظر اور قدرت کے خوبصورت نظارے چلتے رہے۔ پروگرام کے آخری دن کی نشریات میں محترم تمیم ابو دقہ صاحب کا تحریر کردہ قصیدہ بھی ہدیۂ ناظرین کیا گیا۔

اس سہ روزہ پروگرام کے دوران وقفہ وقفہ سے قادیان اور ہوشیار پور کے مقامات مقدسہ کے تعارف پر مشتمل مختصر دورانیے کے ڈاکومنٹری پروگرام دکھائے گئے:

پروگرام کی لائیو نشریات کے دوران تینوں دن کثرت سے عرب دوستوں کی کالز موصول ہوئیں جن میں سے وقت کی رعایت کے پیش نظر کچھ کالز پروگرام میں شامل کی جاسکیں۔

مزید برآں دنیا بھر سے دیگر ممالک مثلاً انڈیا، پاکستان، جرمنی وغیرہ سے اردو مبارک باد کے پیغامات بھی کنٹرول روم میں موصول ہوتے رہے۔

## حضور انور کا پیغام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 21 مارچ 2014ء میں ذکر فرمایا کہ حضور انور اس عربی پروگرام میں ازراہ شفقت ایک خصوصی پیغام عطا فرمائیں گے۔

دنیا بھر سے احباب اس بابرکت لمحے کا بہت چاہت سے انتظار کر رہے تھے کہ کب ہمارے آقا اس خصوصی ٹرانسمشن کے ذریعے اپنے خدام سے مخاطب ہوں اور ان کی دید کی پیاس بجھے۔ چنانچہ اس پروگرام کا مرکز و محور عرب دوستوں کے نام سیدنا و مولانا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا عربی زبان میں ولولہ انگیز، روح پرور، تاریخ ساز اور حد درجہ بصیرت افروز پیغام اس پروگرام کے آخری روز یعنی مورخہ 23 مارچ کے دن بطور ختام پیش کیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ کا یہ پیغام بزبان عربی و بزبان اردو قارئین کے استفادہ کے لیے درج کیا جاتا ہے: (یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے):

## حضور انور کے خطاب کا ترجمہ

''میرے پیارے عرب بھائیو اور بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج جو مختصر طور پر آپ کو کہنا چاہتا ہوں اس کے بارہ میں میرا ارادہ تھا کہ اردو میں بولوں جس کا ساتھ ساتھ عربی میں ترجمہ ہو جائے لیکن شریف عودہ صاحب اور بعض دوسرے دوستوں کے زور دینے پر مَیں نے اپنے پیغام کا عربی ترجمہ کروا کر خود ہی پڑھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ صرف اس لیے کہ آج کے دن کی اہمیت نے مجھے مجبور کیا کہ اپنے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا تعالیٰ کے آخری کامل و مکمل صحیفہ کی زبان کے فیضان اور برکت سے کچھ حصہ پا سکوں اور اس دن کی اہمیت کے بارہ میں اس مبارک زبان میں خود ہی بیان کروں۔

آج کا دن کوئی معمولی دن نہیں ہے بلکہ یہ دن مجھے چودہ سو سال پیچھے لے جا کر اس مجلس کی یاد دلاتا ہے جس میں میرے آقا و مطاع حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں اپنے جلیل القدر صحابہ کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ روحانی مائدہ صحابہ رضوان اللہ علیہم میں تقسیم ہو رہا تھا اور اسلام کی ترقی اور ہمیشہ کے لیے اس آخری شریعت کے غلبہ کی تقدیر الٰہی سے ہر دل پر از یقین تھا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان یقین سے بھرے ہوئے دلوں کو مزید صیقل کرنے کے لیے یہ خوشخبری آتی ہے کہ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ ...... (الجمعة: 4) اس وقت ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم جرأت کر کے بار بار میرے آقا اور مولا سے استفسار کرتا ہے کہ وہ آخرین کون لوگ ہوں گے؟ اور باقی صحابہ اپنے آقا کی باتوں کی طرف اس امید پر کان لگائے پوری طرح متوجہ ہیں کہ آپ ان خوش قسمت لوگوں کے بارے میں بھلا کیا وضاحت فرمائیں گے جو وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ ...... کا اعزاز پا کر (-) سے ملنے والے ہیں۔ کچھ دیر خاموشی کے بعد میرے آقا و مطاع نہایت شفقت سے اپنے قریب بیٹھے ہوئے ایک جاں نثار جو عرب نہیں تھا بلکہ فارسی الاصل تھا اور سلمان فارسی کے نام سے مشہور تھا کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرماتے ہیں کہ: اگر ایمان ثریا پر بھی چلا جائے تو ان میں سے ایک شخص اسے واپس زمین پر لائے گا......

آج کے دن ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ ایک اندھیرا زمانہ (دین) پر گزرنے کے بعد (دین) کی نشأۃ ثانیہ کا دور اس صادق و مصدوق کے قول کے عین مطابق 23 مارچ 1889ء کو اپنی تمام تر دنیاوی نشانیوں کے ساتھ شروع ہو کر آخری زمانے میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر گیا۔ تمام تر نشانیوں کے ساتھ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو بھی پورا کر کے اس کی عظمت کو ثابت فرما دیا، یعنی کہ جو نشانی میں بتانے لگا ہوں آنے والے کی صداقت اور اپنے قول کی صداقت کے لئے، جو ایک آسمانی نشان ہے اور آج تک کسی کی تصدیق کے لئے ظاہر نہیں ہوا وہ رمضان کے مہینہ میں مخصوص تاریخوں پر چاند اور سورج کا گرہن لگنا ہے۔ اس نشان کو جہاں اللہ تعالیٰ نے مشرق میں ظاہر فرمایا وہاں مغرب میں بھی ظاہر فرمایا، تا کہ مشرق و مغرب میں میرے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی صداقت ظاہر ہو اور خدا تعالیٰ کے اس ارشاد کی بھی تصدیق ہو کہ

''وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً ......'' (سبا: 29)

پس یہ چاند اور سورج گرہن کا نشان جو کہ مسیح موعود کی آمد کی نشانی کے طور پر دیا گیا اصل میں مشرق و مغرب میں اور دنیا کے ہر خطہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے نفاذ کے اعلان کے لئے ظاہر ہوا تھا، دنیا کو یہ بتانے کے لئے کہ اب دنیا میں ایک ہی زندہ دین ہے جو ...... ہے اور ایک ہی زندہ رسول ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

اے میرے پیارے بھائیو! پس یہ اہمیت ہے آج کے دن کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق اور عاشق صادق کو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت میں فنا ہونے کی وجہ سے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا اعزاز بخشا

اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود کو یہ حکم دیا کہ آج کے دن ان پاک بازوں کی جماعت کے قیام کا اعلان کر کے ان سے عہد بیعت لو کہ ہم (دین) کی نشأۃ ثانیہ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا تمام دنیا پر لہرانے کے لئے اپنی جان، مال اور وقت کو قربان کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔ ہم گواہی دیتے ہیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّین ہیں۔ اور آپؐ کی خاتمیت اور کاملیت کی مہر دنیا کے ہر انسان کے دل پر لگا کر اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بنانا ہمارا کام ہے۔ پس یہ کوئی چھوٹا کام نہیں جو مسیح موعود کے ماننے والوں کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ جماعت احمدیہ اس دن کی یاد اس لئے مناتی ہے کہ صحابہ کی مجلس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخرین میں سے ایک قوم کے پہلوں سے ملنے کی جو خوشخبری دی تھی ہم اپنے جائزے لیتے ہوئے، اپنی عملی حالتوں کو جانچتے ہوئے ان آخرین کا حصہ بننے کی کوشش کریں اور اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں جب تک دنیا کے ہر انسان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں نہ لا ڈالیں۔

پس یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے جو اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود اور مہدی معہود کے ماننے کے بعد ہمارے ذمہ لگایا ہے۔

(اس کے بعد حضور نے عربوں کو دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا)

اور یہ میں وہ پیغام برکت اور یاد دہانی کی خاطر آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جو اہالیان عرب کو زمانے کے امام مسیح موعود اور مہدی معہود نے دیا۔ آپ فرماتے ہیں:

''السلام علیکم! اے عرب کے تقویٰ شعار اور برگزیدہ لوگو!

السلام علیکم! اے سرزمینِ نبوت کے باسیو اور خدا کے عظیم گھر کی ہمسائیگی میں رہنے والو!

تم اقوامِ اسلام میں سے بہترین قوم ہو اور خدائے بزرگ و برتر کا سب سے چنیدہ گروہ ہو۔ کوئی قوم تمہاری عظمت کو نہیں پہنچ سکتی۔ تم شرف و بزرگی اور مقام و مرتبہ میں سب پر سبقت لے گئے ہو۔ تمہارے لئے تو یہی فخر کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی کا آغاز حضرت آدمؑ سے کر کے اُس نبی پر ختم کیا جو تم میں سے تھا اور تمہاری ہی زمین اس کا وطن اور مولد و مسکن تھی۔

تم کیا جانو کہ اس نبی کی کیا شان ہے؟ وہ ہے محمد مصطفیٰؐ، جو برگزیدوں کا سردار، نبیوں کا فخر، خاتم الرسل اور دنیا کا امام ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان ہر انسان پر ثابت ہے۔ اور آپؐ کی وحی نے تمام گزشتہ رموز و معارف و نکات عالیہ کو اپنے اندر سمیٹ لیا ہے۔ اور جو معارف حقّہ اور ہدایت کے راستے معدوم ہو چکے تھے ان سب کو آپؐ کے دین نے زندہ کر دیا۔

اے اللہ! تو روئے زمین پر موجود پانی کے تمام قطروں اور ذرّوں اور زندوں اور مُردوں اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ ظاہر یا مخفی ہے ان سب کی تعداد کے برابر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت اور سلامتی اور برکت بھیج اور ہماری طرف سے آپ کو اس قدر سلام پہنچا جس سے آسمان کناروں تک بھر جائے۔

مبارک ہے وہ قوم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر رکھا۔ اور مبارک ہے وہ دل جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک جا پہنچا اور آپؐ میں کھو گیا اور آپؐ کی محبت میں فنا ہو گیا۔

اے اُس زمین کے باسیو جس پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدم پڑے! اللہ تم پر رحم کرے اور تم سے راضی ہو جائے اور تمہیں راضی برضا کر دے۔

اے بندگانِ خدا! مجھے تم پر بہت حسن ظن ہے۔ اور میری روح تم سے ملنے کے لئے پیاسی ہے۔ مَیں تمہارے وطن اور تمہارے بابرکت وجودوں کو دیکھنے کے لئے تڑپ رہا ہوں تا کہ مَیں اس سرزمین کی زیارت کرسکوں جہاں حضرتِ خیرُ الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدم پڑے اور اس مٹی کو اپنی آنکھوں کے لئے سرمہ بنا لوں، اور میں مکہ اور اس کے صلحاء اور اس کے مقدس مقامات اور اس کے علماء کو دیکھ سکوں، تا کہ میری آنکھیں وہاں کے اولیائے کرام سے مل کر اور وہاں کے عظیم مناظر کو دیکھ کر ٹھنڈی ہوں۔

پس میری خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے اپنی بے پایاں عنایت سے آپ لوگوں کی سرزمین کی زیارت نصیب فرمائے اور آپ لوگوں کے دیدار سے مجھے خوش کر دے۔

اے میرے بھائیو! مجھے تم سے اور تمہارے وطنوں سے بے پناہ محبت ہے۔ مجھے تمہاری راہوں کی خاک اور تمہاری گلیوں کے پتھروں سے محبت ہے۔ اور مَیں تمہیں دنیا کی ہر چیز پر ترجیح دیتا ہوں۔

اے عرب کے جگر گوشو! اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو خاص طور پر بے پناہ برکات، بے شمار خوبیوں اور عظیم فضلوں کا وارث بنایا ہے۔ تمہارے ہاں خدا کا وہ گھر ہے جس کی وجہ سے اُمُّ الْقُریٰ کو برکت بخشی گئی۔ اور تمہارے درمیان اس مبارک نبی کا روضہ ہے جس نے توحید کو دنیا کے تمام ممالک میں پھیلایا اور اللہ تعالیٰ کا جلال ظاہر کیا۔

تمہی میں سے وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے سارے دل اور ساری روح اور کامل عقل و سمجھ کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول کی مدد کی، اور خدا کے دین اور اس کی پاک کتاب کی اشاعت کے لئے اپنے مال اور جانیں فدا کر دیں۔ بے شک یہ فضائل آپ لوگوں ہی کا خاصہ ہیں اور جو آپ کی شایانِ شان عزت و احترام نہیں کرتا وہ یقیناً ظلم و زیادتی کا مرتکب ہوتا ہے۔

اے میرے بھائیو! مَیں آپ کی خدمت میں یہ خط ایک زخمی دل اور بہتے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ لکھ رہا ہوں۔ پس میری بات سنو، اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی بہترین جزاء عطا فرمائے۔''

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 ص 419-422)

''اے عرب کے شریف النفس اور عالی نسب لوگو! مَیں قلب و روح سے آپ کے ساتھ ہوں۔ مجھے میرے ربّ نے عربوں کے بارہ میں بشارت دی ہے اور الہاماً فرمایا ہے کہ مَیں اُن کی مدد کروں اور انہیں اُن کا سیدھا راستہ دکھلاؤں، اور ان کے معاملات کی اصلاح کروں، اور اِس کام کی انجام دہی میں مجھے آپ لوگ انشاء اللہ تعالیٰ کامیاب و کامران پائیں گے۔

اے عزیزو! اللہ تبارک وتعالیٰ نے (دین) کی تائید اور اس کی تجدید کے لئے مجھ پر اپنی خاص تجلّیات فرمائی ہیں اور مجھ پر اپنی برکات کی بارش برسائی ہے۔ اور مجھ پر قسما قسم کے انعامات کئے ہیں اور مجھے (دین) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت کی بدحالی کے وقت میں اپنے خاص فضلوں اور فتوحات اور تائیدات کی بشارت دی ہے۔

پس اے قومِ عرب! مَیں نے چاہا کہ تم لوگوں کو بھی ان نعمتوں میں شامل کروں۔ مَیں اس دن کا شدّت سے منتظر تھا، پس کیا تم خدائے ربّ العالمین کی خاطر میرا ساتھ دینے کے لئے تیار ہو؟''

(حمامۃ البشریٰ، روحانی خزائن جلد 7 ص 182-183)

پس یہ اس درد بھرے پیغام کا کچھ حصہ ہے جو میں نے آپ کے سامنے پیش کیا......

اے اللہ! تو ہماری مدد فرما اور ہمیں اپنے فرائض کا حق ادا کرنے والا بنا۔ اور ہم اپنی زندگیوں میں ......کا غلبہ تمام ادیان پر دیکھنے والے ہوں۔ آمین یا ربّ العالمین۔''

اس سے قبل جماعت احمدیہ کی تاریخ میں حضرت اقدس مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر بیت اقصیٰ قادیان میں ایک عربی خطبہ ارشاد فرمایا تھا جو کہ ''خطبہ الہامیہ'' کے نام سے روحانی خزائن کی جلد نمبر 16 میں محفوظ ہے جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے 1924ء میں ہونے والے سفرِ یورپ کے دوران عرب ممالک میں عرب علماء اور دیگر عرب مسلمانوں کو عربی زبان میں جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچانے کا ذکر ملتا ہے۔ اس کے بعد حضرت مصلح موعود نے اپنے سفر یورپ 1955ء میں بھی دمشق میں قیام کے دوران ایک خطبہ جمعہ فصیح و بلیغ عربی زبان میں ارشاد فرمایا تھا۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے کہ جماعت احمدیہ کا قدم ہر آن ترقی کی جانب گامزن ہے۔ 23 مارچ 2014ء کا دن نہ صرف تاریخ احمدیت بلکہ تاریخ مذاہب عالم میں ہمیشہ ایک سنگ میل کی حیثیت سے یاد رکھا جائے گا کہ اس بابرکت موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چہار دانگ عالم میں بسنے والے عرب دوستوں کے نام اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک یعنی عربی میں mta انٹرنیشنل کے ذریعہ پیغام ارشاد فرمایا۔

اس پیغام کا رواں ترجمہ اردو، انگریزی، فرنچ، جرمن اور بنگالی زبانوں میں بھی پیش کیا گیا۔

# عرب احباب کے تأثرات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 28 مارچ 2014ء میں فرمایا کہ:

''قادیان سے عرب دنیا کے لئے تین دن پروگرام ہوتا رہا ہے اس نے تو دنیا میں، عرب دنیا میں تہلکہ مچا دیا'' چنانچہ اس پیغام کو سننے کے بعد عرب دوستوں نے بذریعہ ٹیلیفون، ای میل، فیکس و خطوط جس والہانہ انداز سے اپنے جذبات اور خیالات کا اظہار کیا ان میں سے چند ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

## محترمہ مروی احمد شبوطی صاحبہ۔ لندن:

''حضور آپ کو یوم مسیح موعود اور اس تاریخی خطاب کی بہت بہت مبارک ہو، اللہ اللہ کیا ہی عظیم الشان اور زبردست مؤثر خطاب تھا، خطاب کا ہر ہر لفظ ہی مؤثر تھا خصوصاً اس وقت جب آپ اسے عربوں کے سامنے عربی میں بیان فرما رہے تھے پہاڑوں جیسی تاثیر تھی، اللہ آپ کی تائید و نصرت فرمائے۔ انشاء اللہ عظیم فتح قریب ہے۔

لبیک! میں آپ سے عہد کرتی ہوں کہ حضرت اقدس مسیح موعود کے پیغام کو پوری دنیا میں پھیلانے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو پوری دنیا میں ہر جھنڈے سے بلند تر لہرانے کے لئے میں اپنا تن من دھن اور اپنے بیٹے بیٹیاں جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے قربان کروں گی۔ اللہ کرے کہ یہ خطاب عرب بھائیوں کے دلوں پر اثر کرے اور عنقریب ہم کروڑوں احمدیوں کو فوج در فوج احمدیت میں داخل ہوتے دیکھیں۔''

## مکرم مصطفیٰ صاحب۔ سعودیہ:

''سیدی! آپ کے خطاب کی حلاوت اور جوش کو ملاحظہ کر کے دل میں خشوع اور آنکھوں سے آنسو رواں ہیں۔ یوم مسیح موعود کی مبارک قبول فرمائیں۔''

## مکرم وسام صاحب۔ کویت:

''میری خوشی اور خوش بختی کی انتہا نہیں ہے اور میں اپنے جذبات کی ترجمانی کرنے سے قاصر ہوں۔ حضور انور کی زبان مبارک سے نکلنے والا ہر لفظ میرے کانوں کی بجائے سیدھا دل پر اتر رہا تھا اور دل کے تاروں کو ہلانے کے ساتھ ساتھ اسے ایک بے مثال جوش سے بھرتا اور چہرے پر بشاشت بکھیرتا جا رہا تھا۔ ایسے لگتا تھا کہ جیسے کسی خوبصورت چہرے نے نقاب ہٹا کر میرا دل موہ لیا ہے۔

حضور انور کا عربی زبان میں خطاب سننے کے بعد میں کہتا ہوں کہ کاش ہر روز یوم مسیح موعود ہو جائے اور کاش کہ میں بھی آپ کے در پر خادم بن کر پڑا رہوں۔ کاش کہ میں وہ ریت اور گلیوں کے وہ پتھر بن جاؤں جن پر عرب ممالک کی زیارت کے وقت حضور انور کے قدم مبارک پڑیں گے۔ ان شاء اللہ''

## مکرم جمال صاحب۔ مراکش:

''سیدی ہم یہاں مقامی جماعت کے بعض

افراد کے ساتھ یوم مسیح موعود کے لئے جمع ہوئے تھے جس کے دوران حضور انور کا خطاب جلیل سنا۔ اس موقعہ پر تمام حاضرین کے جذبات عجیب تھے۔ بعض پر خدا تعالیٰ کی اس نعمت وعطا پر حمد وثناء کی وجہ سے وجد کی سی کیفیت طاری ہوگئی۔ بعض خدا کے حضور سجدۂ شکر میں چلے گئے اور بعض کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

سیدی! حضور کے خطاب کی عظیم الشان تاثیر ظاہر ہوئی۔ اس نے ہر احمدی کے دل میں بلکہ ہر نیک فطرت شخص کے دل میں حضور انور کی محبت کو راسخ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ عربوں سے اس محبت پر آپ کو بے انتہا جزاء عطا فرمائے۔ یہ محبت دراصل حضرت مسیح موعود کی عربوں سے محبت کا عکس ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی لائی ہوئی کتاب کی محبت کے مشکوٰۃ سے پھوٹنے والی ہے۔

''آخر پر میں حضور انور کی خدمت میں اپنی محبت، شکر اور احسان مندی کے جذبات کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کیونکہ آپ نے گزرے زمانے کی یاد تازہ فرمادی اور ہمیں حضرت مسیح موعود کا عید والے دن بیت اقصیٰ میں عربی زبان میں ارشاد فرمودہ خطبہ الہامیہ یاد آ گیا۔''

**مکرم تمیم صاحب۔ اردن:**

''سیدی، خاکسار نے یوم مسیح موعود کے موقع پر حضور انور کا عربی زبان میں خطاب سنا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور انور کو خاص خارق عادت توفیق سے نوازا۔ اور آپ کے خطاب میں حضرت مسیح موعود کے عربی اسلوب کی روح پھونک دی۔ حضور انور کا خطاب جمالِ مضمون کے ساتھ جمالِ زبان و بیان کا بھی حسین امتزاج تھا۔ حضور انور کا خطاب عربوں کے لئے ایک قیمتی تحفہ تھا جس نے ہر چھوٹے بڑے کے دل کو فرحتوں اور مسرتوں سے بھر دیا اور عربی زبان میں پیارے آقا کی باتیں سننے کی پیاس بھی بجھائی۔

میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ حضور انور کا یہ خطاب آپ کی قرآن کریم سے گہری وابستگی اور شدید محبت کا عکاس ہے اور ایسا کیوں نہ ہو؟ کیونکہ آپ خدا کے خلیفہ ہیں...... جس خدا نے حضور انور کو قرآن کریم کی باطنی برکات کے فیض سے مالامال فرمایا ہے اس نے آپ کو قرآن کریم کی ظاہری برکات کا فیض بھی عطا فرمایا ہے۔ ان دونوں باتوں کا اظہار آج ہم نے اس خطاب کی صورت میں دیکھ لیا۔

سیدی حضور انور کی خدمت میں درخواست ہے کہ آئندہ بھی مختلف مواقع پر حضور عربوں کو ایسی شفقتوں سے نوازتے رہیں کیونکہ اس کا ان پر بہت غیر معمولی اثر پڑے گا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔''

**مکرم ماہر صاحب۔ تیونس:**

''سیدی حضور انور کا عظیم خطاب سن کر اور (دین) کے لئے حضور انور کے درد کو جان کر جذبات پر قابو نہ رہا۔ آپ کا خطاب حدیث نبوی: ہر ایک نگران ہے اور اسے اس کی رعیت کے بارہ میں پوچھا جائے گا، کی عملی تصویر تھا۔

پیارے آقا کا خطاب بے شمار عظیم برکات کا مجموعہ تھا اور آپ کی عظیم شخصیت اور عظیم ایمان واخلاص کا عکاس تھا۔ آپ نے عربی زبان میں یہ خطاب فرما کر عربی زبان کی اور ہم عربوں کی عزت افزائی فرمائی ہے۔ حضورِ انور کی باتوں سے ہمیں اس بات کا احساس ہوا کہ آپ کو عربوں کا کس قدر خیال ہے اور آپ ان کے لئے ہر قسم کی خیر کے متمنی ہیں اور آپ کے عربوں سے محبت کے بارہ میں غیر معمولی جذبات کو لفظوں میں بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ جب میں آپ کا عربی خطاب سن رہا تھا تو میرا دل خوشی سے پھولے نہ سماتا تھا ایسے لگتا تھا جیسے میں کسی جنت میں داخل ہوگیا ہوں۔

حضور انور کے خطاب کا ہر ہر لفظ اس بات کی دلیل تھا کہ یہ ایک امن وسلامتی کے سفیر کے دل سے نکل رہا ہے جو ہر انسان کے لئے یہی چاہتا ہے کہ اسے بھی روحانی تسکین اور سلامتی مل جائے نیز یہ بھی خواہش رکھتا ہے کہ دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے کسی مخفی روح کے ذریعہ آسمان سے حضور انور کی تائید ہو رہی تھی اور حضور کی زبانی وہ روح بول رہی ہے۔''

**مکرمہ جہاد صاحبہ۔ مصر:**

''ہماری حیرت اور خوشی کی انتہا نہ تھی۔ میں نے قبل ازیں خواب میں بھی دیکھا تھا کہ حضور انور میرے ساتھ عربی زبان میں گفتگو فرما رہے ہیں۔ اب حضور انور کو اپنے سامنے جاگتی آنکھوں سے عربی زبان میں بولتے سنا تو بہت خوش ہوئی۔''

**مکرم ہشام صاحب۔ مصر:**

''یہ خطبہ نہایت اعلیٰ اور دلائل وبراہین سے معمور تھا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ احیاء (دین) کی مشعل اب اس کے ہاتھ میں ہوگی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق رجال فارس کا پیروکار ہوگا۔

اے وہ شخص جس سے...... کی خوشبو پھوٹتی ہے، آپ نے ہمارے دلوں کی تشفی کردی، ہم آپ کو براہ راست بغیر کسی ترجمان کے سن رہے تھے اور سمجھ رہے تھے۔ آپ نے ہمارے سینے ٹھنڈے کر دیئے اور ہمارے سر فخر سے بلند کر دیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح پر فتح عطا کرتا چلا جائے آمین۔''

**مکرم جہاد صاحب۔ اردن:**

''آج اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا پر عموماً اور اہل عرب پر خصوصاً حضور انور کے خطاب کی صورت میں نعمت اتاری ہے۔ اس خطاب کو سننے کے دوران میرے جذبات میں عجیب تلاطم تھا۔ خوشی اور فخر کے جذبات امڈ آئے تھے۔ میرا دل چاہتا تھا کہ اپنے گھر کے باہر سڑک پر نکل کر بلند آواز سے کہوں کہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، جَاءَ الْمَسِیْحُ۔ ان جذبات میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی نصرت اور غلبہ کے جلد ملنے پر خوشی کے جذبات بھی تھے اور نہ ماننے والے لوگوں کے بارہ میں خوف بھی تھا۔

اس خطاب کے کلمات ہمارے لئے ایسا راستہ متعین کرتے ہیں جو صراط مستقیم ہے۔ میرے خیال میں اس خطاب سے ایک نئے عہد کا آغاز ہوا ہے۔''

**محترمہ نسیبہ صاحبہ۔ الجزائر:**

''حضور! آپ کے دیدار اور خطاب سے متاثر ہونے کے جذبات کی ترجمانی میری آنکھوں سے امڈ آنے والے آنسوؤں سے اچھی کوئی چیز نہیں کرسکتی، جبکہ میں پوری عقل اور دل اور روح کے ساتھ اپنے میاں کے ساتھ بیٹھی یہ عظیم خطاب سن رہی تھی۔

مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ گویا میں خود حضور انور کی مجلس میں موجود ہوں اور آمنے سامنے آپ کا خطاب سن رہی ہوں۔ مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ اتنا عظیم الشان عربی کلام میں نے پہلے کبھی نہیں سنا، حتیٰ کہ حضرت مسیح موعود کا کلام بھی جس میں عربوں کو مخاطب کیا ہے حالانکہ میں نے اسے کئی دفعہ پڑھا ہے لیکن آج ایک نئی شان اور عظمت کے ساتھ سنا اور اس کی قوی اور بلیغ تاثیر کو محسوس کیا۔ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے حضور خود ہم سے مخاطب ہیں اور میں آپ کے سامنے بیٹھ کر اسے سن رہی ہوں۔ ابھی تک اس واقعہ کا اثر میرے دل پر ہے۔ اور آپ کے چہرہ مبارک کا نور اور ضیاء اور برکت ہم پر جلوہ گر ہوئی۔''

**مکرم کریم صاحب۔ یمن:**

''خدا تعالیٰ نے اس مبارک دن سے ہمارا اکرام کیا ہے کہ حضور انور خود تمام عربوں کو اُن کی اپنی زبان میں پیغام پہنچا رہے ہیں۔ اِنَّا مَعَکَ یَا مَسْرُوْرُ۔ اللہ آپ کی تائید ونصرت فرمائے۔''

**محترمہ یسریٰ صاحبہ:**

''جونہی میں نے یہ سنا کہ حضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک میں ہمیں پیغام دیں گے تو دل میں غیر معمولی جذبات موجزن ہوئے، لیکن حیرت نہیں ہوئی کیونکہ میرا دل یہ کہتا تھا کہ ان مبارک دنوں میں کوئی خاص واقعہ ہوگا۔ یہ واقعہ بہر حال اس سے بہتر نہیں ہوسکتا کہ حضور ہمیں خود ہماری زبان میں خطاب فرمائیں۔ اس کے جواب میں لبیک ہی عرض کرتی ہوں۔''

**مکرم غلاوی عثمان صاحب۔ اٹلی:**

''حضور کل کا دن بڑا ہی مبارک اور عظیم دن تھا۔ خطاب سن کر میری تو آنکھوں میں آنسو آگئے کہ آپ کی آواز ایک دوا کے طور پر تھی۔ ہماری خواہش ہے کہ آئندہ آپ تمام خطاب عربی میں ہی فرمایا کریں۔''

**محترمہ رقیق صاحبہ۔ الجزائر:**

''اس خطاب نے ایک زلزلہ برپا کر دیا ہے۔ اے خدا بیشمار دلوں کو اس طرف مائل کردے۔

یہ خطاب تو پتھروں میں بھی حرکت پیدا کرنے والا ہے چہ جائیکہ انسانی دل۔ حضور کے اس خطاب کی عظمت اور تاثیر ساری عمر میرے دل میں رہے گی۔ حضور کا خطاب سن کر دل بڑے جوش سے دھڑک رہا تھا اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ حضور سامنے کھڑے خطاب فرما رہے ہیں۔ اور آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔''

**مکرم بوزید یزید صاحب۔ اٹلی:**

''حضور! میری بڑی تمنا تھی کہ حضرت اقدس مسیح موعود کے کسی عربی کلام کی ریکارڈنگ موجود ہوتی، لیکن حضور کا خطاب سن کر یوں لگا کہ جیسے حضرت مسیح موعود خود ہمارے سامنے خطاب فرما رہے ہیں۔ میں اس سے بہت متاثر ہوا ہوں۔''

**محترمہ امۃ الحی ورنا محمد شریف صاحبہ۔ کبابیر:**

''جونہی آپ کی تصویر ایم ٹی اے پر نظر آئی اور آپ نے عربی میں بولنا شروع فرمایا تو خوشی اور سعادت سے ہمارے آنسو نکل آئے۔''

**مکرم محمد صاحب۔ سیریا مقیم ترکی:**

''حضور! آپ کے خطاب کو سن کر ایسا لگا کہ جیسے حضرت مسیح موعود خود بنفس نفیس خطاب فرما رہے ہیں اور ایسے موقعہ پر میں تو خود پر کنٹرول نہیں رکھ سکا اور رواں آنسوؤں کے ساتھ سجدہ میں گر گیا اور یوں محسوس ہوا کہ میرے اندر ایک نئی روح آ گئی ہے۔ جب آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو عربوں کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا ہے تو میں نے کہا بالکل سچ ہے کہ......''

**مکرم سامح صاحب۔ مصر:**

''جس طرح عربی زبان کو یہ فخر حاصل ہے کہ قرآن کریم عربی میں ہے، اب اسے ایک اور فخر اور جمال حاصل ہوا ہے کہ اس زمانہ میں انسانیت کے لئے فخر انسانیت کی زبان میں کلام ادا ہوا۔ سیدی امام الزمان حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ العزیز، آپ نے عربی میں خطاب فرما کر ہمارے دلوں کو ٹھنڈ پہنچائی ہے اور ہمارے دلوں کو موہ لیا ہے۔ مجھ پر تو سارے خطاب کے دوران ہی ہیبت اور جلال طاری رہا۔''

**مکرم مازن صاحب سیریا مقیم مصر:**

''سیدی! ہم نے آپ سے شرف حاصل کیا اور پھر آپ کے خطاب سے مشرف ہوئے جس سے آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عربوں کے لئے محبت چھلکتی تھی۔ حضور! آپ نے خوش کر دیا ہے اور ہمیں غریب الوطنی کے ہم وغم کو بھلا دیا ہے۔ میں نے محسوس کیا میرا دل خوشی سے سینے سے باہر نکل گیا ...... گویا آپ کی زبان مبارک سے موتی اور مرجان جھڑ رہے ہیں۔

میں نے یہ تاریخ نوٹ کر لی ہے کہ اس دن احمدی عربوں کے لئے دو عیدیں تھیں اور مجھے یقین ہے کہ عربوں کے لئے یہ ایک عظیم موڑ ہے اور انہیں بکثرت امام الزمان پر ایمان لانے کی توفیق ملے گی۔ حضور آپ کا پیغام پہنچ گیا ہے اور ہم بدل وجان عرض کرتے ہیں۔''

مکرم فہیم احمد ناگی صاحب

# ہمارے پیارے محترم محمود احمد بنگالی صاحب

خاکسار کو ایک لمبا عرصہ آپ کے معاون کے طور پر خدمت کی توفیق ملی ہے۔ اس دور کی کچھ باتیں اور یادیں پیش خدمت ہیں۔

آپ کو جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا صدر مقرر فرمایا تو اپنے پہلے جماعتی دورہ پر جب آپ لاہور تشریف لائے تو ہمیں اطلاع ملی کہ آپ نیلا گنبد تشریف لا رہے ہیں۔ (نیلا گنبد جہاں ہمارا آبائی گھر اور دکانیں ہیں جہاں حضرت اقدس مسیح موعود بھی تشریف لائے ہوئے ہیں) جب آپ تشریف لائے تو آپ نے فرمایا کہ یہاں میری خالہ جو مجھے ماں کی طرح عزیز ہے رہتی ہیں میں نے اُن سے ملنا ہے اور خود ہی گھر کی طرف جو اندر گلی میں ہے چل پڑے۔ ہم حیران تھے کہ یہ تو پہلی مرتبہ یہاں آئے ہیں ان کو گھر کا کیسے علم ہے۔ یہ راز بعد میں ہم پر ظاہر ہوا کہ اصل بات کیا ہے۔

ہمارے اس گھر میں اس وقت تین خاندان رہائش پذیر تھے۔ خیر گھر میں داخل ہو کر وہ بغیر کسی کی راہنمائی کے ہمارے گھر کے حصہ کی طرف چل دیئے اور دستک دے کر میری والدہ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ جو ایک پلنگ پر بیٹھی ہوئی تھیں کے سامنے جا کر زمین پر بیٹھ گئے اور میری والدہ صاحبہ کو کہنے لگے کہ آپ نے مجھے پہچانا ہے۔ والدہ صاحبہ نے کہا نہیں۔ پھر انہوں بیان کیا کہ جب میں پہلی مرتبہ مشرقی پاکستان (جواب بنگلہ دیش ہے) سے آیا تھا خالو جان یعنی میرے والد صاحب میاں عبدالقیوم صاحب ناگی کی مجھے ایئر پورٹ سے لے کر ربوہ پہنچانے کی ذمہ داری تھی۔ خالو جان مجھے ربوہ لے جانے سے پہلے یہاں گھر لے آئے تھے تو آپ نے سب سے پہلے مجھے نہلایا نئے کپڑے پہنائے کھانا کھلایا پھر ربوہ کے لئے روانہ کیا۔ لہٰذا پاکستان میں میرا پہلا گھر یہی ہے جہاں آپ نے ایک ماں کی طرح میرا استقبال کیا۔ میں آپ کی خدمت حاضر ہوا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے مجھے خدام الاحمدیہ کا صدر مقرر فرمایا ہے آپ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کی منشا کے مطابق مجھے صحیح رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر آپ نے والدہ صاحبہ سے وعدہ لیا کہ آپ جب بھی ربوہ تشریف لائیں گی میرے گھر ضرور آئیں۔ اس کے بعد ان سے یہ تعلق مضبوط سے مضبوط تر ہوتا گیا۔ اُس وقت اس واقعہ کو گزرے سترہ اٹھارہ سال ہو چکے تھے یہ بات نہ امی جان کو یاد تھی نہ والد صاحب کو مگر ہمارے پیارے محمود احمد شاہد صاحب کو یہ بات یاد تھی جنہوں نے اس تعلق کو یاد رکھا اور پھر تمام زندگی نبھایا۔

خاکسار کو ان کے اعلیٰ اخلاق، حسن سلوک اور تنظیمی اور ذہنی صلاحیتوں کو قریب سے دیکھنے کا پہلا موقع اُس وقت میسر آیا جب 1982ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خاکسار کو خدام کے لئے ایک فزیکل فٹنس کلاس شروع کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اس کلاس کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ نوجوان اپنی صحت کا خیال رکھیں۔ اپنے آپ کو چست اور جسمانی طور پر مضبوط بنائیں۔ اس کلاس کی نگرانی محترم محمود احمد بنگالی صاحب خود کرتے تھے۔ خاکسار نے کراٹے میں بلیک بیلٹ حاصل کی ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ ذمہ داری میرے سپرد کی گئی۔ اس سلسلہ میں ہفتہ میں دو یا تین دن کے لئے لاہور سے ربوہ اس کلاس کے لئے حاضر ہوتا۔ اس دوران میں نے دیکھا کہ آپ خود کلاس کے دوران تشریف لاتے اور خدام کو ورزش کرتے دیکھتے۔ خدام کو اس کلاس کی اہمیت کے متعلق بتاتے اس کے ساتھ ساتھ ان کو اچھے اخلاق، نماز باجماعت اور خلافت سے تعلق اور اطاعت سے متعلق نصائح فرماتے۔ پھر ان خدام سے مختلف جماعتی کام بھی لیتے اور ان کی حوصلہ افزائی فرماتے۔ بعد میں مجھ سے پوچھتے کہ کون سا خادم کلاس میں دلچسپی لیتا ہے، کس خادم کو اچھی غذا کی ضرورت ہے۔ پھر اُن کے لئے دودھ اور پھل وغیرہ کا انتظام کرتے۔

26/اپریل 1984ء کو جب جماعت کے خلاف آرڈیننس آیا میں اس وقت ربوہ میں تھا۔ خاکسار محمود بنگالی صاحب کے ساتھ ساری رات ربوہ کے مختلف محلوں کا دورہ کرتا رہا۔ وہ محلوں میں مختلف ہدایات دیتے اور احباب جماعت کو صبر اور استقامت کی تلقین کرتے رہے۔ 27/اپریل فجر سے کچھ وقت قبل محمود صاحب بیت المبارک پہنچے اور مختلف حفاظتی ڈیوٹیوں کے متعلق ہدایات دیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فجر کی نماز پڑھا چکے تو آپ نے جماعت سے خطاب فرمایا۔ اس خطاب میں حضور نے جب بڑے جلال سے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے ہم سے قربانیاں مانگی ہیں۔ ہم قربانی دیں گے۔ وہ جتنی قربانیاں مانگے گا ہم دیں گے۔ ان الفاظ کی تکرار فرمائی۔ پھر جب آپ نے فرمایا کہ سب سے پہلے میں قربانی دوں گا۔ میں قربانی دوں گا۔ میں قربانی دوں گا۔ حضور کے ان الفاظ میں اس قدر جلال تھا کہ خاکسار اور خادم مکرم ملک نسیم احمد صاحب اور مکرم محمد آصف کھوکھر صاحب مرحوم حضور کے سامنے کھڑے تھے ہم سے رہا نہ گیا ہم نے سب نے بلند آواز کہا حضور ہم قربانی دیں گے۔

ہمارے اس عمل پر محمود احمد بنگالی صاحب بہت خوش ہوئے اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح کی حفاظت خصوصاً نماز جمعہ اور باقی نمازوں کے متعلق مجھے ہدایات دیں۔ جب تک حضرت خلیفۃ المسیح الرابع لندن نہیں پہنچ گئے ان کو ایک لمحہ کے لئے آرام کرتے نہیں دیکھا۔ اس موقعہ پر میں نے دیکھا کہ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع حفاظت کی بے انتہاء فکر تھی۔ خلافت سے آپ کا سچا عشق، غیرت اور اطاعت ہم سب کے لئے مشعل راہ ہے۔

پھر وفاقی شرعی عدالت میں چند احمدی وکلاء نے یہ درخواست دی کہ یہ قانون قرآن وسنت سے متصادم ہے لہٰذا اسے کالعدم قرار دیا جائے۔ اس مقدمہ کی سماعت وسط جولائی 1984ء میں لاہور بنچ میں مقرر ہوئی۔ اس مقدمہ میں جو کتب اور رسائل پیش کئے جانے تھے وہ انتہائی قیمتی اور نایاب تھیں۔ محترم محمود احمد بنگالی صاحب نے مجھے ان کتب اور قافلہ کو حفاظت کے ساتھ کورٹ لے کر جانے کی ذمہ داری دی اور ساتھ ہی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی جانب سے اس ضمن میں جو ہدایات موصول ہوئی تھیں مجھے بتائیں کہ حضور نے فرمایا ہے کہ ان کتب کی اس طرح حفاظت کی جائے جس طرح آپ میری حفاظت کرتے ہیں۔ اس اہم ذمہ داری کے ادا کرنے میں لاہور کے خدام میں سے محمد شعیب نیر صاحب، ڈاکٹر سلیم قیصر صاحب، وسیم احمد محمود صاحب، منور علی شاہد صاحب وغیرہ کے علاوہ ربوہ سے ڈاکٹر سلطان مبشر صاحب بھی شامل تھے یہ خدام چوبیس گھنٹے اس ڈیوٹی پر مامور رہے۔ محمود احمد بنگالی صاحب اکثر کورٹ تشریف لاتے خدام سے ملتے ان کی خدمات کو سراہتے ان کی حوصلہ افزائی فرماتے مختلف معاملات کے متعلق راہنمائی فرماتے۔ آپ اپنے حسن سلوک، اعلیٰ اخلاق اور نمونے کی وجہ سے خدام میں ہر دل عزیز تھے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے صلاحیت عطا فرمائی تھی کہ کون سا کام کس سے لینا ہے۔ جب آپ کوئی کام بھی کسی کے سپرد کرتے تو اُس پر بھرپور اعتماد کرتے۔ جس کی مثال میں خود ہوں بہت سے ایسے کام جن کو سرانجام دینے کی توفیق ملی ہے۔ میں آج بھی سوچتا ہوں تو اپنے آپ کو نااہل سمجھتا ہوں مگر یہ محمود بنگالی صاحب کا مجھ پر اعتماد اور اُن کی دعائیں تھیں جو ان کاموں کو آسان بنا دیتی تھیں۔

خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے 1985ء میں حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی وفات کے بعد ماہنامہ خالد کا چوہدری ظفر اللہ خان نمبر شائع کرنے کا پروگرام بنایا۔ محمود احمد بنگالی صاحب نے مجھے بلایا اور بعض نامور ملکی سیاسی اور سماجی شخصیات کی ایک لسٹ اور ایک سوالنامہ میرے ہاتھ میں تھمایا اور فرمایا کہ ان سے رابطہ کر کے ان کے انٹرویو کرو۔ یہ وہ شخصیات تھیں جن کا کسی نہ کسی حوالے سے حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سے تعلق تھا۔ جب میں نے یہ نام پڑھے جن میں جسٹس جاوید اقبال سابق چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ، جسٹس انوار الحق سابق چیف جسٹس سپریم کورٹ، سید افضل حیدر رکن پاکستان بار کونسل اور بعض اہم سیاسی شخصیات کے نام شامل تھے۔ میں نے محمود احمد بنگالی صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ میرا تعلق سپورٹس سے ہے آپ کسی علمی شخصیت کو یہ ذمہ داری دیں۔ انہوں نے اس بات پر اصرار کیا کہ یہ کام تم ہی کرو گے۔ بہت سی رکاوٹیں آئیں آپ کی راہنمائی اور دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا فرمائی۔ جس دن مجھے پہلی کامیابی نصیب ہوئی اور جسٹس (ریٹائرڈ) جاوید اقبال صاحب نے انٹرویو کے لئے وقت دیا تو خاکسار نے محمود صاحب کو اطلاع کی آپ نے فوری طور پر مکرم عبدالسمیع خان صاحب کو جو اُس وقت ماہنامہ خالد کے ایڈیٹر تھے لاہور بھیجا اور ان کا انٹرویو کیا جو بھی شخصیت وقت دیتی مکرم عبدالسمیع خان صاحب (ایڈیٹر الفضل) تشریف لے آتے اور ان کا انٹرویو ہو جاتا۔ میں تو کئی بار حوصلہ ہار چکا تھا مگر آپ کی حوصلہ افزائی اور دعا سے اس میں کامیابی نصیب ہوئی۔

پندرھویں صدی ہجری کے آغاز پر خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر پاکستان بھر سے خدام کثرت سے سائیکلوں پر ربوہ آ رہے تھے۔ میں نے اپنے کزن آغا معظم سلطان سوری صاحب کے ساتھ پروگرام بنایا کہ ہم لاہور سے ربوہ پیدل جا کر اس اجتماع میں شامل ہوں گے۔ جس کی ہمیں اجازت مل گئی۔ ہم نے اپنے سفر کا آغاز کر دیا ہم چنیوٹ سے دس پندرہ میل دور تھے اس دوران محمود بنگالی صاحب نے موٹر سائیکلوں پر خدام کو بھجوانا شروع کر دیا جو ہمارا حال پوچھتے۔ جب ہم نے چنیوٹ کراس کیا تو خدام نے محمود صاحب کا پیغام دیا کہ آپ نے اپنا عہد پورا کر دیا لہٰذا آپ موٹر سائیکلوں پر بیٹھ کر ربوہ آ جائیں۔ کیونکہ جو خدام ہمارا حال دریافت کرنے آتے اُنہوں نے جا کر کہا ہو گا کہ وہ بہت تھک گئے ہیں۔ آپ نے ہمدردی کرتے ہوئے ہمیں اس سفر کو ختم کرنے کا مشورہ دیا۔ ہم نے اُن سے درخواست کی کہ ہم چنیوٹ کے پُل تک آ گئے ہیں ہمیں ربوہ تک آنے کی اجازت دی جائے۔ ہمیں اس کی اجازت مل گئی۔ جب ہم ایوان محمود پہنچے تو محمود احمد بنگالی صاحب نے ہمارا خود استقبال کیا۔ انہوں نے بڑے بڑے برتنوں میں پانی گرم کرایا ہوا تھا اس میں نمک ڈال کر ہمیں اس میں بیٹھنے کو کہا۔ زیادہ پیدل چلنے کی وجہ سے خون کا دباؤ ٹانگوں کی طرف آ گیا تھا اُس کے لئے کچھ ورزشیں کرائیں جس کا بہت فائدہ ہوا۔ دوران اجتماع باقاعدگی سے ہماری ہر ضرورت کا خیال رکھا۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے آپ کی اہلیہ اور بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

☆............☆............☆

# اطلاعات و اعلانات

**نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔**

## مکرم مبارک احمد قمر صاحب مربی سلسلہ کی وفات

مکرم محمد طارق محمود صاحب صدر محلّہ دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم مولانا مبارک احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نظارت رشتہ ناطہ C.M.H راہوالی ضلع گوجرانوالہ میں مورخہ 6 جون 2014ء کو ہارٹ اٹیک کی وجہ سے اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ ان کی میت ایمبولینس کے ذریعہ ربوہ لائی گئی۔ 7 جون کو محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے ان کی نماز جنازہ بیت المبارک میں بعد نماز عصر پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ آپ مورخہ 26 دسمبر 1939ء کو راجوری کشمیر میں پیدا ہوئے۔ سیدنا مصلح موعودؓ نے ان کا نام مبارک احمد قمر رکھا۔ تقسیم ہند کے بعد آپ گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ میں آ کر آباد ہو گئے۔ زندگی گزارنے کیلئے مختلف شعبوں میں کام کرتے رہے۔ آخر کار خدمت دین کی غرض سے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لے لیا۔ 1972ء میں جامعہ احمدیہ سے فراغت کے بعد انہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے اندرون ملک مختلف اضلاع اور بیرون ملک گھانا، لائبیریا اور فجی میں خدمت دین کی توفیق ملتی رہی۔ 27 جنوری 2005ء کو دفتر رشتہ ناطہ میں تعینات کر دیئے گئے۔ ہمیشہ وقت پر دفتر تشریف لاتے اور اپنا کام پوری توجہ اور محنت سے سرانجام دیتے۔ دفتری اوقات میں دفتر سے اگر بازار جانے کا موقع ملتا۔ تو کبھی خالی ہاتھ واپس نہیں لوٹے۔ دوستوں کے کھانے کیلئے کچھ نہ کچھ ضرور لے کر آتے۔ شکوہ اور غیبت سے پاک وجود، صابر وشاکر بڑے ہی نفیس وجود تھے۔

5 مئی 1972ء کو محترم سید میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے اپنے گھر سے ان کی شادی کے لئے انتظام کیا۔ محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ کے علاوہ دس بارہ اور بزرگان سلسلہ شادی میں شامل ہوئے۔ آپ نیک، درویش صفت، سادگی پسند، ہمیشہ دوسروں کا خیال رکھنے والے، نرم زبان استعمال کرنے والے اور اپنے دوستوں کا خیال رکھنے والے تھے۔ گھر میں کافی بلیاں پال رکھی تھیں جن کے لئے کھانے کیلئے خصوصی اہتمام کرتے تھے۔ خلافت خامسہ کے انتخاب کے وقت آپ کو انتخاب خلافت کمیٹی کے ممبر ہونے کی سعادت ملی۔ اور لندن اس بابرکت تقریب میں شریک بھی ہوئے۔

مرحوم نے پسماندگان میں تین بیٹے محترم سلطان احمد صاحب جرمنی، محترم نور احمد صاحب جرمنی، محترم حسن احمد صاحب، پانچ بیٹیاں مکرمہ نصیرہ قمر صاحبہ اہلیہ مکرم فہیم الدین ناصر صاحب مربی سلسلہ رومانیہ، مکرمہ صالحہ منیرہ صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالصبور نعمان صاحب مربی سلسلہ سپین، مکرمہ فائزہ قمر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد زکریا صاحب مربی سلسلہ لائبیریا، مکرمہ سائرہ قمر صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحفیظ صاحب امیر پارک گوجرانوالہ اور نوشین قمر صاحبہ چھوڑی ہیں۔ سوائے ایک بیٹی کے تمام بچے بفضل اللہ تعالیٰ شادی شدہ ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک کرتے ہوئے اپنی رضا کی جنتوں میں داخل فرمائے، پسماندگان کو صبر جمیل اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## سانحہ ارتحال

محترمہ حامدہ صادق صاحبہ دارالعلوم غربی خلیل ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بڑی ہمشیرہ محترمہ غلام عائشہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم عبدالقدیر خان صاحب مورخہ 26 جون 2014ء کو 88 سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جاملیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اسی دن ان کے گھر پر ہی مکرم عبدالعزیز خان صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور ربوہ میں بعد نماز مغرب محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل نے دعا کروائی۔ مرحومہ بیشمار خوبیوں کی مالک تھیں۔ پنجوقتہ نماز کی پابند، باقاعدہ رات کا ایک حصہ تہجد میں گزارتیں، آخری دن تک خود اپنا اور اپنے میاں کا کھانا تیار کیا۔ نماز اشراق بھی سالہا سال سے مسلسل ادا کر رہی تھیں۔ ہمیشہ دعا کرتیں کہ اللہ مجھے کسی کا محتاج نہ کرے اور یہی ہوا۔ مرحومہ 14 سال تک اپنے حلقہ کی صدر رہیں۔ چونکہ یہ لاہور کا نیا حلقہ تھا اس کو منظّم کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا، گھر گھر دورہ کرتیں، وقف عارضی خود بھی کرتیں اور تحریک بھی کرتیں، ہر مالی قربانی میں ہمیشہ صف اول میں شامل ہوتیں۔ جس دن حضرت خلیفۃ المسیح تحریک جدید اور وقف جدید کے نئے سال کا اعلان فرماتے اپنی اور والدین کی طرف سے اسی دن یکمشت ادائیگی کرتیں۔ خلافت سے تو گویا عشق تھا۔ MTA کا انتظام اپنے کمرے کے علاوہ کچن میں بھی کر رکھا تھا۔ جب حلقہ میں بیت الذکر نہیں تھی اپنے گھر کی ایک بیٹھک نمازوں اور جمعہ کیلئے وقف کر رکھی تھی۔ پھر اپنا پلاٹ بیت الذکر کیلئے وقف کیا اور بعد میں یہاں بیت الذکر کی تعمیر میں بھی بڑی قربانی کی۔ بڑی صابرہ خاتون تھیں ابتلاؤں میں بھی ہمیشہ استقامت دکھائی۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم نثار احمد خان صاحب مربی سلسلہ کی دوران ڈیوٹی وفات پر صبر سے کام لیا۔ ایک بیٹا ذہنی معذور تھا۔ تقریباً 30 سے زائد سال تک اس کی خدمت کی اور اس کی وفات پر بھی صبر کیا۔ ہر وقت ذکر الٰہی کرنا ان کا معمول تھا۔ ان کی تربیت ہمارے والد محترم مولوی حافظ عبدالکریم خان صاحب نے کی جن کا ذکر ان کے 75 رفقاء سمیت احمدی ہونے پر حضرت مصلح موعودؓ نے خطبہ میں کیا تھا۔ مرحومہ نے اپنے پسماندگان میں تین بیٹے اور ایک بیٹی اور متعدد نواسے نواسیاں اور پوتے پوتیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مقامی کی خالہ اور مکرم عبدالسمیع خان صاحب کی ممانی و پھوپھی تھیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم مرحومہ کے ساتھ مغفرت کا سلوک کرتے ہوئے اپنی رضا کی جنتوں میں داخل فرمائے، پسماندگان کو صبر جمیل اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## سانحہ ارتحال

مکرم محمد نصیر ملہی صاحب آف جرمنی حال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم ظفر احمد ملہی صاحب ابن مکرم چوہدری غلام حیدر ملہی صاحب سکنہ چک نمبر 56/4-R ضلع بہاولنگر حال طاہر آباد غربی ربوہ بعمر 60 سال 13 جولائی 2014ء کو ایک لمبی علالت کے بعد وفات پا گئے۔ آپ کی نماز جنازہ بعد نماز عصر محلّہ ہی میں مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد نے پڑھائی۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی تدفین کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے دعا کروائی۔ چک نمبر 56/4-R ضلع بہاولنگر میں 1996ء میں آپ پر اور دیگر 10 احمدی احباب پر مقدمہ درج کروایا گیا۔ ان میں سے چار اسیران راہ مولیٰ کا دعوت الی اللہ کا یہ مقدمہ تین سال تک چلتا رہا۔ اس مقدمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی تائید ظاہر فرمائی۔ مخالفین کے ایک شخص نے اپنی گواہی واپس لے لی۔ جس کی وجہ سے میرے والد مرحوم اور دیگر ساتھی باعزت بری ہو گئے۔ آزمائش کے وقت استقامت دکھانے پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے والد صاحب کے نام اپنے ایک خط میں خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ خدا کے فضل سے مرحوم پابند نماز، تہجد گزار، مہمان نواز، غریبوں کے ہمدرد اور خیر خواہ تھے مرکزی مہمانوں کا بہت احترام کرنے والے تھے۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ 4 بیٹے، 2 بیٹیاں، تین بہنیں اور 9 بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔ دو بیٹے جرمنی اور ایک بیٹا بیلجیم اور سب سے چھوٹا بیٹا والدین کے پاس رہتا ہے جس کے علاوہ سب شادی شدہ ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک کرے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور والد مرحوم کی خوبیوں کا وارث بنائے۔ آمین

## سانحہ ارتحال

محترمہ شمیم اختر صاحبہ دارالعلوم غربی ثناء ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے شوہر مکرم رانا خورشید اختر صاحب ولد مکرم محمد دین گیانی صاحب 11 جون 2014ء کو بعارضہ قلب چند دن صاحب فراش رہنے کے بعد وفات پا گئے۔ مورخہ 12 جون کو آپ کی نماز جنازہ بیت مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد آپ نے دعا کروائی۔ 56 سالہ رفاقت کے دور میں بہت نشیب و فراز دیکھے۔ ہمارے بزرگوں نے قادیان سے سیالکوٹ پھر گوجرانوالہ ہجرت کی۔ 1974ء کے سخت دور میں ہم گوجرانوالہ سے ربوہ آ گئے اور یہیں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ قبول احمدیت کی وجہ سے تقریباً تمام رشتہ دار منہ موڑ گئے۔ میرے شوہر بے شمار خوبیوں کے مالک تھے خصوصاً خلافت احمدیہ کے عاشق اور فدائی تھے خاندان حضرت مسیح موعودؑ کا خاص احترام اور عقیدت آپ کے دل میں تھی۔ نفاست پسند، بیباک، مہمان نواز، غریب پرور اور سب کے حقوق کا خیال رکھنے والے خوددار انسان تھے۔ 1974ء میں گوجرانوالہ سے ہجرت کے دور میں حالات انتہائی اذیت ناک تھے۔ بے سروسامانی غربت اور کثرت اولاد کے ہوتے ہوئے بھی حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ کسی بھی مزدوری کو اپنی شان کے خلاف نہ سمجھا ہمیشہ رزق حلال کیلئے کوشاں رہے پھر خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ایسی برسی کہ دنیا کی نعمتوں سے گھر بھر گیا۔ مرحوم نے پسماندگان میں خاکسار کے علاوہ 8 بیٹے مکرم رانا خالد محمود صاحب جرمنی، مکرم رانا ظفر محمود صاحب جرمنی، مکرم رانا ناصر محمود صاحب سوئٹزرلینڈ، مکرم رانا اعجاز محمود صاحب ربوہ، مکرم رانا محمد محمود صاحب جرمنی، مکرم رانا زکریا محمود صاحب جرمنی، مکرم رانا داؤد صاحب ربوہ، مکرم رانا عثمان صاحب ربوہ، تین بیٹیاں مکرمہ خالدہ نصیر صاحبہ زوجہ مکرم نصیر احمد صاحب جرمنی، مکرمہ ساجدہ اقبال صاحبہ زوجہ مکرم ظفر اقبال صاحب جرمنی، مکرمہ ناصرہ گھمن صاحبہ زوجہ مکرم لطف الوہاب گھمن صاحب جرمنی، ایک لے پالک بیٹی مکرمہ سائرہ عمران صاحبہ زوجہ مکرم عمران احمد صاحب جرمنی متعدد نواسے نواسیاں اور پوتے پوتیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے فضلوں سے مغفرت سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

## ایم ٹی اے کے پروگرام

### 31 جولائی 2014ء

| | |
|---|---|
| 12:40 am | ریئل ٹاک |
| 1:40 am | دینی وفقہی مسائل |
| 2:10 am | عیدالفطر کے پروگرام |
| 2:45 am | عیدالفطر کا خطاب |
| 3:55 am | انتخاب سخن |
| 5:00 am | عالمی خبریں |
| 5:20 am | تلاوت قرآن کریم |
| 5:35 am | الترتیل |
| 6:10 am | عیدالفطر سپیشل |
| 6:45 am | عیدالفطر کے بعض اہم پروگرام |
| 8:20 am | دینی وفقہی مسائل |
| 8:50 am | فیتھ میٹرز |
| 9:55 am | عیدالفطر کے بعض اہم پروگرام |
| 11:00 am | تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث |
| 11:30 am | یسرنا القرآن |
| 12:00 pm | حضور انور کا دورہ بھارت 2008ء |
| 12:40 pm | عیدالفطر شو |
| 1:00 pm | Beacon of Truth (سچائی کا نور) |
| 2:00 pm | ترجمۃ القرآن کلاس |
| 3:05 pm | انڈونیشین سروس |
| 4:05 pm | پشتو مذاکرہ |
| 5:00 pm | تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث |
| 5:35 pm | یسرنا القرآن |
| 6:00 pm | Beacon of Truth |
| 7:05 pm | خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جولائی 2014ء (بنگلہ ترجمہ) |
| 8:10 pm | عید ملن |
| 8:50 pm | Maseer-E-Shahindgan |
| 9:15 pm | ترجمۃ القرآن کلاس |
| 10:20 pm | یسرنا القرآن |
| 11:00 pm | عالمی خبریں |
| 11:20 pm | حضور انور کا دورہ بھارت |
| 11:45 pm | فیتھ میٹرز |


بسم اللہ فیبرکس
سیل سیل سیل۔ لان میلہ سیل
ہر قسم کی لان پر حیرت انگیز سیل
چنیوٹ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹرز ڈوگر برادرز
0300-7716468
0313-7040618

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
میاں اظہر
میاں مظہر احمد
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ


مشہور شہر

## برسلز۔ بیلجیئم کا دارالحکومت

برسلز بیلجیئم کا دارالحکومت اور ملک کا سب سے بڑا شہر ہے فرانسیسی زبان میں اسے بروکسلز (BRUXELLES) اور پرانے زمانے میں بروسیلا (BROUCSELLA) کہا جاتا تھا۔ یہ 50.5 درجے شمال اور 4.21 درجے مشرق کے مابین واقع ہے۔ اس کی آبادی 13 لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔

سولہویں صدی عیسوی میں پروٹسٹنٹ انقلابیوں اور جوابی حملہ کرنے والوں نے اس کی شان وشوکت اور عظمت کو تباہ وبرباد کر کے رکھ دیا۔ آرچ ڈیوک البرٹ (ARCHDUKE ALBERT) اور ملکہ آئزابیلا (ISABELLA) (1598-1633ء) کے مذہبی رجحانات کی بناء پر یہاں متعدد اعلیٰ پائے کے گرجا گھر تعمیر کئے گئے جو باروق طرز تعمیر کا ایک نادر نمونہ ہیں۔ لیکن فرانس کے بادشاہ لوئی چہاردہم (1638-1715ء) جسے تاریخ میں سورج بادشاہ (THE SUN KING) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے نے سینکڑوں تاریخی عمارتوں کو نذر آتش کر دیا۔ جوزف دوم آسٹریا کے خلاف دی برپینٹ انقلاب (BRAPANT REVOLUTION) سے فرانس کو دوبارہ اس پر اقتدار مل گیا۔ اس کے عہد میں بیلجیئم کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں پر نپولین کے عہد میں قبضہ کر لیا گیا تھا۔ آزادی سے قبل اس ملک پر نیدرلینڈ کا قبضہ تھا 1838ء میں نیدرلینڈ سے آزادی کے بعد اسے ملک کا دارالحکومت قرار دیا گیا۔ جنگ عظیم اول کے دوران (1914-1918ء) اس شہر پر جرمنی کی عملداری رہی۔ دوسری جنگ عظیم میں اسے بہت زیادہ نقصان اُٹھانا پڑا اور یہ شہر برطانیہ کی عملداری میں چلا گیا۔ 1944ء میں بیلجیئم کی آزادی کے ساتھ ہی یہ شہر بھی آزاد ہو گیا۔

متعدد عالمی تنظیموں کے صدر دفاتر (جن میں یورپین کمیونٹی، یورپین کول اینڈ سٹیل کمیونٹی، ناٹو اور یورپین یونین بھی شامل ہیں) یہیں ہیں۔

1948ء میں اسی مقام پر معاہدہ برسلز جن میں بیلجیئم کے علاوہ فرانس، لکسمبرگ، دی نیدرلینڈ اور برطانیہ شامل ہیں کے مابین عمرانی، اور ثقافتی سرگرمیوں کو فروغ دینے کیلئے طے پایا۔ 1958ء میں یہیں بین الاقوامی میلہ منعقد ہوا۔ 1973ء میں ایک اور معاہدے کے تحت برطانیہ، ڈنمارک اور آئرلینڈ نے اسی مقام پر یورپین اکنامک کمیونٹی میں شمولیت اختیار کی۔ مارکیٹ اسکوائر یا گرینڈ پیلس (GRAND PLACE)، ٹاؤن ہال، 96 میٹر بلند ٹاور گلڈ ہال، 13-15 ویں صدی کا گرجا، ریلوے سٹیشن اور ہوائی اڈے کی عمارت دیدنی ہیں۔ برسلز یونیورسٹی اہم تعلیمی ادارہ ہے اس کا قیام 1834ء میں عمل میں آیا۔

(مرسلہ: مکرم امان اللہ امجد صاحب)

## درخواست دعا

مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ صاحب مینیجر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ شگفتہ رشید صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد اختر صاحب شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین 17 جولائی 2014ء کو بلڈ پریشر بڑھ جانے کے باعث بے ہوش ہوگئیں اور اب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں وینٹیلیٹر پر ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور صحت وسلامتی والی درازیٔ عمر سے نوازے۔ آمین


چلتے پھرتے بروکروں سے بچیں اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے
کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب دارۃ سٹاپ ربوہ
موبائل: 03336174313

Rehman Rubber Rollers
& Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Mujeeb-ur-Rehman
0345-4039635
Naveed ur Rehman
0300-4295130
Band Road Lahore.

دارالصدر جنوبی ربوہ
سٹی پبلک سکول
سابقہ الصادق بوائز
محکمہ تعلیم اور فیصل آباد بورڈ سے منظور شدہ
سائنس اور کمپیوٹر لیب اور لائبریری
ماہرین تعلیم کی سرپرستی اور راہنمائی
بچوں اور والدین سے مشاورت اور رابطہ
میل اور فی میل اساتذہ کی ضرورت ہے
کلاس ششم تا نہم داخلہ جاری ہے
رابطہ: پرنسپل 047-6214399,6211499

پرہیز علاج سے بہتر ہے
QMR Analyzer کے ذریعہ اپنے جسم کے اعضاء کے متعلق 36 رپورٹس حاصل کریں۔
نہ صرف موجودہ بلکہ آئندہ ممکنہ تکالیف کے متعلق آگاہی حاصل کریں
اوقات کار صبح 9:30 بجے تا 3:30 بجے
رمضان المبارک
F.B ہومیو سنٹر فارکرانک ڈیزیز طارق مارکیٹ ربوہ
0300-7705078


### ربوہ میں سحر وافطار 21 جولائی

| | |
|---|---|
| انتہائے سحر | 3:41 |
| طلوع آفتاب | 5:14 |
| زوال آفتاب | 12:15 |
| وقت افطار | 7:15 |

### ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

### 21 جولائی 2014ء

| | |
|---|---|
| 6:15 am | درس القرآن |
| 8:50 am | خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جولائی 2014ء |
| 1:50 pm | رمضان المبارک کی اہمیت وافادیت |
| 4:00 pm | درس القرآن |
| 9:00 pm | راہ ھدیٰ |


روحی
ڈپریشن کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

Got.Lic# ID.541
IATA
خوشخبری
Daewoo کی ٹکٹیں بھی مل سکتی ہیں
ملکی وغیر ملکی ٹکٹ۔ ریکنفرمیشن۔ انشورنس
ہوٹل بکنگ کی باعایت سروس کے لئے
Sabina Travels
Consultant
Yadgar Road Rabwah
047-6211211,6215211
0334-6389399

عیدالفطر کی خوشی میں
ڈسکاؤنٹ اور سیل ایک ساتھ
تمام نئی ورائٹی پر 10% ڈسکاؤنٹ آفر
اس کے علاوہ محدود ورائٹی پر سیل بھی جاری ہے
مس کولیکشن شوز
اقصیٰ روڈ ربوہ


FR-10